ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ بے مثال بعون خدائے لایزال

جو بنام نامی

عالیجناب معلی القاب صاحبزادہ سید محمد جعفر علیخان صاحب بہادر دام اقبالہ

صاحبزادہ دوم اعلیحضرت بندگانحضور پرنور دام اقبالہم وملکہم معنون ہو کر منظوم ہوا

تازہ بہار

از تصنیف جناب مولوی حاجی احمد حسن خان صاحب افغان منشی فاضل ساکن ریاست رامپور

باہتمام

خاکسار محمد فضل حسن صابری اڈیٹر و پروپرائٹر اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور

در مطبع اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلے میں حمد پروردگار | کیا جس نے کن سے جہاں آشکار
کروں ذکر پھر شاہ لولاک کا | جہاں جسکی خاطر ہے پیدا ہوا
درود حق کی جانب سے انپر مدام | دگر آل و اصحاب سب پر تمام

دربیان چھوچک جناب کرنل محمد علیخان صاحب بہادر

کروں ذکر ایک جشن چھوچک کا یاں | کہ بیمثل تھا وہ تہ آسمان
عجب ایک منظر وہ اُس آن تھا | میں جس پر فدا با دل و جان تھا
برآمد مکان سے جو چھوچک ہوا | تو میں ایک گوشہ سے تھا دیکھتا
مچی تھی عجب دھوم دھام اُس گھڑی | تھی چاروں طرف فوج جنگی کھڑی
زیادہ تھی مور و ملخ سے وہ فوج | سمندر کے مانند تھی اُنکی موج
ٹھہرانے میں تشریف لائے وہاں | شہِ نامور خسرو جاودان
دلیر و جوان مرد عالی تبار | فزون جنکا خورشید سے ہے وقار
وہ سردار عالی وہ فخرِ جہان | مقابل نہیں جنکا جگ میں یہاں

جو موٹر سے پہنچے خراماں ہوئے
فدا اُن پہ سب کے دل و جان ہوئے

کھڑے تھے وہاں جو امیر و وزیر
وہ سب آئے پیش شہ بے نظیر

بجا لائے آداب شاہی بجان
کروں اُس گھڑی کا میں کیونکر بیان

کہ حیرت زدہ سا تھا میں واں کھڑا
مجھے جان کا ہوش ہرگز نہ تھا

فقط ایک زباں تھی دعا گو مری
کہ یا رب بایں شوکت خسروی

یہ دلشاد جگ میں ہمیشہ رہیں
یہ آباد جگ میں ہمیشہ رہیں

سلامت رہیں انکے فرزند بھی
نئی روز ہو انکے دل کو خوشی

نبیرہ سلامت رہے آپ کا
کہ جس کے سبب جشن برپا ہوا

سلامت رہے انکی سب انجمن
کہ ہے جسمیں ہر اک فلاطون زمن

سلامت محمد علیخان رہیں
کہ جنکے سبب شہ کے درشن ملیں

زباں سے میں لوں نام اُس شاہ کا
کیا ذکر ہے میں نے جس ماہ کا

زباں میری ایسی نہیں زینہار
کہ لوں اُس سے نام شہ نامدار

کروں حمد خالق سے طاہر اسے
کروں نعت احمد سے ماہر اسے

پھر اولاد احمد کا گر نام لوں
اور اس نام کا ورد ہر دم کروں

تو بیجا جہاں میں نہو زینہار
لکھوں اب میں نام شہ نامدار

جو ہے کشور ہند میں رام پور
ہر ایک اُس سے واقف ہے نزدیک و دور

اسی شہر کے آپ ہیں شہریار
نہیں غم سے کوئی وہاں دلفگار

اور حامد علیخان (دام اقبالہم) ہی اسم حضور
رہے چشم بد اُن سے ہر لحظہ دور

ہیں کرنل محمد علیخان سوا
بہت اُن سے خوشنود ہیں تاجدار

سپہدار ہین شاہ کی فوج کے — لرزتا ہے جسکی عدو موج سے

فلک فرقد ان کی گرانکھین بنائے — زحل اور عطارد کی عینک لگا

عصا کہکشان کا بھی وہ ہاتھ لے — یہ دو مہر کی مشعلین ساتھ لے

وہ دور دور کی تکلیف و کلفت اُٹھائے — پھرے ڈھونڈھتا پھر نہین بھی پتا

ہین یکتا زمانہ مین یہ نامدار — نہین جگ مین ایسا کوئی شہسوار

غرض سرور انجمن نے بغور — کیا سوے اجناس مبذول غور

ملاحظہ نیرہ کا چوچک کیا — یہ کرنل بہادر سے اُس دم کہا

تکلف کیا تم نے حد سے سوا — ہر ایک یہ چیز رکھی ہے یان بجا

تو کرنل نے ہاتھون کو بس جوڑ کر — کیا عرض اے خسرو نامور

نہین میرا کچھ اور مین ہون چیز کیا — یہ سب کچھ تصدق ہے سرکار کا

ہوئی پھر تو چوچک پہ نظر قبول — ہوا مدعا جس سے دل کا حصول

ہوا شہ کے گھر کو وہ چوچک روان — کر دن دھوم کا اوسکی کیا کیا بیان

چلا پہلے اُٹھکر جو تخت روان — پھر اوس سے بجی خوب نوبت وہان

جھاجھم وہ جھانجون کی جھنکار تھی — نفیری کی لے کان کے پار تھی

وہ قرنائے کا شور عجب دل لگی — غرض تھی وہان ہر خوشی ہی خوشی

بھی دھوم شاگرد پیشہ مین تھی — کمر چست باندھے پئے بندگی

عجب پگڑیان سرخ تھین لین ور — سفید اودی پوشاک تھی پر بہار

عصا کوئی اور کوئی بلم کو لے — ہرا باندھکر ساتھ اک دم چلے

دھما دھم چلے جبکہ زنبور دان — گرج سے ہلے اُنکی اکثر مکان

نے سردار سنگھ دردی میجر وہان
یکایک کبھی باز پلٹن کی تھی
سوارون کی تھی آگے آگے بہار
بریگیڈ میجر بہادر تھے وان
جوان ہین و لیکن بتدبیر پیر
یہ اقبال سے ہے مسند جنگ کا
عطاء الرحمن ہے انکا نام
سوارون کا سردار تھا اک جوان
وجیہہ و شریف اور بہت چاق و چست
بہادر یہ عاشق علیخان تھا
تھے میجر بہادر بھی حاضر وہان
یہ جنگ آزما جرمنی مین رہے
ہے نور محمد دلاور کا نام
دلاور دو سردار انفنٹری
ہے کپتان محمود شاہ انکا نام
ہوئے اپنی پلٹن کو لیکر روان
عقب اور پلٹن جو تھی فنسٹ کے
جوان آگے پلٹن کے تھا جو روان
تنومند شیر افگن و پیل زور

لیے ساتھ زنبورچی بے گمان
نمایان تھی ہر ایک طرف سے خوشی
اور بعد اوس کے انفنٹری کی تھا
دلیر و جوانمرد اور نکتہ دان
ہین علم و ہنر مین بہت بے نظیر
کہ جو ہاتھ آیا وہ گوہر ملا
بزرگون سے پیشہ شجاعت مدام
بگلچی بھی ساتھ اُسکے تھا بیگمان
فنون و ہنر مین نہایت درست
یہ جنگی رسالہ کا کپتان تھا
رسالہ کو اپنے لیے بے گمان
تھے افریقہ کو لے کے پلٹن گئے
ہمیشہ کیا خیر خواہی سے کام
کیا قلعہ جس نے فتح جرمنی
ہین جنگ آزما سید ذوالکرام
خوشی اُنکے رُخ سے تھی بے حد عیان
عجب شان کے اُن مین سردار تھے
وہ پلٹن کا سردار تھا بیگمان
کہ تھا سامنے جس کے رستم بھی مو

جوان مرد کا فضل احمد تھا نام
اڑان بعد پھر تھرڈ پلٹن بڑھی
شرافت تھی چہرہ سے اُنکے عیان
بڑھی گورکھائے کے جب دم زنل
تھا پلٹن کا لفٹننٹ جی کشن نام
دلیر جوان مرد اور شیر گیر
عجب توپخانے کے تھے نوجوان
تھے کپتان منظور محمود دان
بگل اور قرنانے کا شور تھا
تھی فوج آگے پیچھے جو جنگ کے خون
تھے عماری زریہ رونق فزا
بہادر ولیعہد سہی خورد ہین
تھی دست مبارک مین تیغ دودم
جوانمرد و بار الٰہی جود و سخا
معظم مکرم جو ہے خاندان
عقب فیل پر اور تھے دو جوان
ہیں محمود علی اور صابر علی
فضل شاہ خان اور احمد علی
بھتیجے ہیں کرنل بہادر کے ہین

رہے ہے فضل احمد کا اسیر مدام
تھے کپتان پلٹن کے واجد علی
سپاہ پر ہیبت آپ ہین مہربان
گیا دشمنون کا وہین جی دہل
پہاڑی ہمالہ کا مشہور عام
شجاعت سے کے بیشہ کی یکتا نظیر
ہر ایک اُنمین تھا صورت پہلوان
دیکھو جوان فخر محمد دیمان
نرالا تھا جو جنگ نیا طور تھا
لئے ہاتھی بعد و سکے سے فیلبان
جہاندار کے پور فرخ لقا
تو مسند ہین شیر ہین گرد ہین
تھا مریخ کو جان کا ایسے غم
ہے جعفر علیخان نام آپ کا
وہ سب ہاتھیون پر تھے ہمراہ دان
سنو نام کا اُن کے مجھ سے نشان
ہین کرنل بہادر کے دونون ولی
سوار ہاتھیون پر تھے باصد خوشی
یہ خرم جہا نمین ہمیشہ رہینا

سوار ہاتھیون پر تھی اک اور فوج
چمکنے سے گوٹے کی تھی یہ بہار
اکھاڑے کئی چار بنتون کے تھے
جو کرنل بہادر کی ہین اردلی
وہ پھرتے تھے چارونطرف ورزشے
بندوبست چوچک مین جو لوگ تھے
قلعہ دار تھے شیر علیخان ہان
جوان نیک ہین اور شیرین دہان
تھے موجود جعفر علی پیشکار
تھے اسد علیخان نائب پیشکار
وہ صافہ گلابی وہ گوٹے کا تھان
تھے یوسف علیخان نائب پیشکار
گلابی تھا صافہ گلابی جوان
پدر بر پدر ہین شریعت او حکیم
ہے اسطرح کا ان کو شوق شکار
نگہبان چوچک تھے عبد الجلیل
اچنتو جمعدار تھے بانکے خان
جرٹ گنگا جمنی تھا وان پر بہار
ہین تعریف رفتار کی کیا کرون

کہ سرخ انکے صافون سے اٹھتی تھی موج
کہ شرمندہ تھا شمس نصف النہار
وہ سب سرخ صافے تھے باندھے ہو
خوشی سے عجب انکو تھی بیکلی
سرو پر تھے سرخ انکے ٹیکی بندھے
یہ لازم ہے اب ذکر اہلکار ہے
تو منہ پر ز دربیل دہان
صد انعت اختر ہے ورد زبان
شریف اور ساداہت عالی تبار
ملٹری کا انگلش مین کرتے ہین کار
نرالی تھی دہج اور نرالا جوان
گلابی تھا صافہ عجب پر بہار
شنہری تھا اسپر وہ گوٹے کا تھان
دلاور جوان اور طبع سلیم
لئے شیر کتون کے مانند مار
ہین کرنل بہادر کے صادق خلیل
لپیٹے ہوئے خوب گوٹے کا تھان
وہ شبرنگ ویلر لگے تھے جہان
بجا ہے اگر بادصرصر کہون

کہین ٹمب کسی جا پہ روزا آشکار — جوان بیشتر اُنکے اوپر سوار
تماشا پولٹن کی دو رویہ قطار — کہون کیا سڑک پر عجب تھی بہار
غرض شہر سے تا درِ شہر یار — نہ خالی رہی کوئی جا زینہار
کہین پر تھی پلٹن کسی جا سوار — کہین تھی کھڑی ہاتھیون کی قطار
کہین پھولون کی تازہ بہار — کہین کرتے ٹوپیا کے جوان تھیا
کہین توپخانے کی جنگی جوان — کہین گاڑیون کے تھے جمگھٹ وہان
یونہین شہر سے تا درِ خاص باغ — کھڑے تھے تماشائی خوش با دماغ
جو پہونچا درِ خاص پر ازدحام — تھے وان منتظر شاہِ والا کرام
وہ تشریف لائے تھے موٹر مین یان — کیا انتظار آن کر بے گمان
مدارات سے پیش آئے یہان — بہت کچھ وہ سردار والا نشان
ٹفن پارٹی خوب یان پر اُڑی — مدارات تھی میوہ و چاے کی
رہا بعد ازان چار بیتون کا زمزمہ — بجا خوب تبل بجا خوب شور
محل خاص مین پھر وہ جو چمک گیا — ہر ایک شخص دل شاد وان سے پھرا
زمین پر ہوا رشک افلاک کو — کہ حق نے دیا مرتبہ خاک کو
نہین ایسی محفل ہے انجم کی یان — بشر سے نہین بڑھکے کرد بیان

دعا پر سخندان ختم کر اب کلام
رہین آل و احفادِ شاہ شاد کام

خاتمہ کلام کا قصیدہ دعا پر

واہ واہ کیا معتدل تیری ہوا ہے رام پور
پیر صدمہ سا اسکے دل مین جس سے پیدا ہی شرر
ناز سے کیا ماہ وش محفل مین کرتے ہین خرام
دیکھکر جن کی ادائین دلمین شرمندہ ہو حور
آج اس محفل سے خوش ہے محفل آرائے جہان
رشک سے سرمہ بنا ہے دل ہی دلمین پیسکے طور
شورِ قرنا اور نفیری پار ہے افلاک سے
کیا عجب ہے پھینکدین گھبرا کے اسرافیل صور
ہرطرف سے ہی مبارک اور سلامت کی صدا
ہرطرف ہین تہنیت خوان شاعران ذیشعور
آج اس محفل مین شامل ہین سبھی شرفائے شہر
ہین بہت مہمان والا شان بھی از نزدیک و دور
بے تکلف ہرطرح حاضر ہی عطر و پان بھی
رسم و آئین مہمانداری کے ہین باصد شعور
واسطے کھانے کے حاضر ہے طعام ہفت رنگ
قہقہا زن ہے صراحی دور مین جام بلور

نسرطائرد یگون کی جھنکار سے ہے شور رہا
بیو قمر خورشید ہے اسطرح روشن ہین تنور

ہو رہا ہے آج سب ہندستان شیرین دہان
جارہی ہے ڈاک مین شکر مٹھائی دور دور

لُٹ رہے ہین گنج و گوہر کیسی بیدردی آج
بھر رہے ہین اپنے دامن مین سبھی نزدیک و دور

ہوگیا حیران و ششدر دیکھکر یہ دھوم دھام
اور کہا یون دلمین اپنے مین نے اے رب غفور

کیا سبب اور کس لئے ہے آج یہ سب ازدحام
کیون دل عالم ہے شادان اور ہر آنکھون مین نور

غیب سے ہاتف نے دی اسطرح سے مجھکو ندا
من اگر ہے جستجو اس امر کی تجھ کو ضرور

سید و سردار عالی اور امیر نامور
باعث فخر جہان اور رحمت رب غفور

ہین رئیس ابن رئیس حامد علیخان شہریار
پایۂ تخت آپکا دایم ہے شہر رام پور

اُن کے جو فرزند اکبر ہین ولیعہد جہان
اپنی رحمت سے دیا ہے اُنکے گھر خالق نے پور

جب سنی ہاتف سے مین نے یہ صداے دل نواز
دونون ہاتھون کو اٹھا کر بولا اے رب شکور
اے مرے خالق برابر ہے تجھے نزدیک دور
عرض با سوز و بکا کرتا ہون تیرے حضور
روز افزون ہو ترقی پر یہ شہر رامپور
اور عمر نوح سے بھی ہو سوا عمر حضور
ہو لقب نواب سے شاہ شاہ سے شاہِ جہان
ٹوٹ جائے شرک کا توحید کے آگے غرور
نام نیکی پر ہمیشہ آپ کا قایم رہے
ہر گھڑی ہر لحظہ پے در پے ہو رحمت کا وفور
جو کوئی بدخواہ اس دنیا مین ہووے آپکا
سنگِ حسرت سے ہو اُسکا شیشۂ دل چور چور
انکی سب اولاد کو یارب ہمیشہ شاد رکھ
سلسلہ ہو سب سے باقی جگ مین تا روز نشور
ختم کر دے اے **فغان** اتنا سخن کو دے نہ طول
رحمتِ خالق سے دیکھ اپنی دعا کا اب ظہور

تقریظ از ادیب جناب منشی محمد فضل حسن خان صاحب صابر چشتی ایڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور

مکرمی جناب مولوی حاجی احمد حسن خانصاحب متخلص بہ فغان منشی فاضل نے تازہ بہار مین جن جذبات عقیدت واخلاص کا اظہار کیا ہے یہ قابل قدر ہین۔ دراصل خوشی وہ ہے جو دل سے ہو۔ تازہ بہار کا موضوع خاص یہی ہے۔ یہ بلا مبالغہ واقعہ ہے کہ جس دن جناب کرنل محمد علیخانصاحب بہادر حفظہ اللہ تعالے کے یہان سے خاص باغ چھوچھک گیا ہے اُس دن اس جلوس کا منظر قابل دید تھا۔ ہر شخص کرنل صاحب کے حُسن عقیدت کی تعریف کرتا تھا۔ تازہ بہار کے مصنف نے تازہ بہار کی صحافت سے چھوچھک کے بقاے دوام کا قابل شکریہ اہتمام کیا ہے۔ اب جبتک اسکا ایک حرف باقی ہے علمی دنیا مین یہ تصنیف سدا بہار رہیگی۔ مین حاجی صاحب کی دماغ سوزی کا اعتراف کرتے ہوئے ادن کا ہم آہنگ ہوتا ہون۔ کہ رہتی دُنیا چمنستان حامدیہ تازہ بہار رہے۔ آمین۔

دعاگوے قدیم

محمد فضل حسن صابری فاروقی عفی عنہ